بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 8 (آیت نمبر 286-284)

آیت نمبر 284

سوال : ملکیت کتنی طرح کی ہوتی ہے ؟

جواب :- ملکیت دو طرح کی ہوتی ہے ۔

① ملکیت تامہ :- یہ مکمل ملکیت ہوتی ہے یعنی اسمیں کوئی کسی چیز کا مالک بھی ہوتا ہے اور اسکے بارے میں پورے اختیار بھی رکھتا ہے۔

② ملکیت ناقص :- یہ نامکمل ملکیت ہوتی ہے یعنی اسمیں کوئی کسی چیز کا (وقتی) مالک تو ہوتا ہے مگر اسمیں مکمل اختیار نہیں رکھتا ہے ۔

سوال : اللّٰہ تعالیٰ کی ملکیت کون سی ہے ؟

جواب : اللّٰہ تعالیٰ کی ملکیت "ملکیت تامہ" ہے یعنی اللّٰہ سبحانہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک بھی ہے اور پورے اختیار بھی رکھتا ہے۔

سوال : انسان کے نفسوں یا دلوں میں کیا ہوتا ہے ؟

جواب : دلوں کے اندر انسان کی نفسانی اور قلبی بیماریاں ہوتی ہیں ۔ جیسے نفاق، دکھاوا، تعصب، بے جا اسراف، دنیا کی محبت، غفلت، غرور، حرص، ترک توکل، صبر کا ترک کر دینا، حسد، کینہ، شرک، منافقت، بدگمانی، بے جا شک وغیرہ ○

نبی کریم ؐ نے فرمایا

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے ۔ (بیہقی)

سوال : دل کے اعمال کتنی طرح کے ہوتے ہیں ؟

جواب : دل کے اعمال دو طرح کے ہوتے ہیں ۔

۱ - ارادی :- وہ اعمال جن میں ہمارا ارادہ شامل ہوتا ہے ان پر پکڑ بھی ہے اور ثواب بھی ۔

۲ - غیر ارادی :- ان اعمال پر نہ پکڑ ہے نہ ثواب ۔

سوال : دل کے کن خیالات پر پکڑ ہوگی ؟

جواب :- دل کے اندر سب سے پہلے وسوسہ پیدا ہوتا ہے اس پر حساب نہیں ہے ۔ جیساکہ نبی ؐ نے فرمایا اللّٰہ نے میری امت سے دل میں آنے والی باتوں کو معاف کر دیا ہے ۔ البتہ ان پر گرفت ہوگی جن پر عمل کیا جائے یا جن کا اظہار زبان سے کر دیا جائے ۔

(صحیح بخاری)

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 8 (آیت نمبر 284-286)

یعنی محاسبہ ان وسوسوں پر ہوگا جو پختہ عزم و ارادہ میں ڈھل جاتے ہیں۔ وسوسہ دل میں پیدا ہوتا ہے پھر ارادہ میں بدلتا ہے ارادہ نیت میں اور نیت عمل میں۔ سوچ نے وسوسہ کو خواہش میں ڈھال دیا اس پر پکڑ ہے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا

جس نے گناہ کا ارادہ کیا اور اللہ کے ڈر سے اسے چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسکو نہیں پکڑے گا۔

سوال: حساب کا سن کر صحابہ کرامؓ کا کیا طرزِ عمل تھا؟

جواب: جب یہ آیات اتریں کہ تم اپنے نفسوں میں جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو اسکا حساب ہوگا تو یہ سن کر صحابہ کرامؓ پریشان ہو گئے۔ اپنے ایمان کی زیادتی اور یقین کی مضبوطی کی وجہ سے وہ کانپ اٹھے تو نبیؐ کے پاس آکر گھٹنوں کے بل گر پڑے اور کہنے لگے کہ نماز، روزہ، جہاد، صدقہ وغیرہ کا ہمیں حکم ہوا وہ ہماری طاقت میں تھا لیکن یہ جو آیات اتری ہیں اسکو برداشت کرنے کی طاقت ہم میں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم یہود و نصاریٰ کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم نے سنا اور نہیں مانا؟ تمہیں چاہیے کہ تم یوں کہو کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔ اے اللہ ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور اے ہمارے رب ہم سب کو تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اسے تسلیم کر لیا۔

سوال: حساب کا خوف دلانے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: حساب کا خوف دلانا دراصل انسانوں کی اصلاح کے لیے ہے تاکہ انسان جواب دہی کے ڈر سے اپنے اعمال آج ہی درست کرے۔ اگر حساب کا خوف نکل جائے تو گناہ کا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر 285 :-

سوال: سورۃ البقرۃ کی ان آخری دو آیات کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: نبی کریمؐ نے فرمایا۔

جو شخص سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لیتا ہے یہ اس کو کافی ہو جاتی ہیں۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ

نبیؐ کو معراج کی رات جو تین چیزیں ملیں ان میں سے ایک یہ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات بھی ہیں۔ (صحیح مسلم)

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 8 (آیت نمبر 286-284)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ۔
سورۃ البقرۃ کی یہ آخری دو آیات آپ کو ایک خزانے سے عطا کی گئیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہے اور یہ آیات آپ کے سوا کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں۔ (مسند احمد، نسائی، طبرانی)

سوال: ایمان سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایمان سے مراد ہے انسان اپنی ذہن سوچ، فکر اور عمل کو اللہ کے سپرد کر دے۔ یہاں ایمان سے مراد عقیدہ ہے کہ انسان بحیثیت مسلمان اللہ پر، اسکے نبی پر، اسکے فرشتوں پر، اسکے رسولوں پر اور اسکی بھیجی ہوئی کتابوں پر ایمان رکھے کہ یہ سب یقینی اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

سوال: المومنون سے مراد کون ہیں؟

جواب: اس سے مراد صحابہ کرام ہیں اور ان کے بعد وہ سب ایمان والے ہیں جو صحابہ کرام کے طریقے کے مطابق ہیں۔

سوال: رسولوں کے کون سے معاملات عام انسانوں سے مختلف ہوتے ہیں؟

جواب: رسول معصوم ہوتے ہیں۔ رسولوں پر اللہ کا کلام نازل ہوتا ہے وہ براہ راست وحی قبول کرتے ہیں اسی لیے انہیں وحی کا یقین ہوتا ہے۔ رسول اپنی مرضی سے نہیں بولتے، رسولوں کو موت سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے دنیا میں رہنے یا رب کی ملاقات کا، غیب کے معاملات انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوتے ہیں۔ ہر ایک اپنے دور کا داعی ہوتا ہے۔

سوال: فرشتوں پر ایمان لانا کیا ہے؟

جواب: فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں۔ یہ اللہ کے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہیں۔ اللہ کے حکم سے اس کائنات کا نظام چلا رہے ہیں۔ انسانوں کے محافظ ہیں۔

سوال: اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا کیا ہے؟

جواب: اللہ کی بھیجی ہوئی تمام کتابیں انسانوں کی ہدایت کے لیے ہیں اسلیے مسلمان ہر اس کتاب پر مکمل یقین رکھتا ہے جو تبدیلی سے پاک ہے کہ وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور عمل آخری کتاب یعنی

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 8 (آیت نمبر 284-286)

قرآن کے مطابق کرتا ہے۔

سوال: کیا ہم اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں کے درمیان کوئی فرق کر سکتے ہیں؟

جواب: نہیں - سارے رسول اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہی بھیجے گئے ہیں اور انسانوں کی ہدایت کے لیے آئے ہیں اسلیے ان کے درمیان فرق ممکن نہیں ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے احکامات سننے کے بعد ایمان والوں کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے احکامات سننے کے بعد ایمان والوں کو سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہنا چاہیے کیونکہ ایمان والے اللہ کو مانتے ہیں اور اسکا ہر حکم مانتے ہیں اور اسکے ہر چھوٹے بڑے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔

سوال: "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو مگر اسکی وسعت کے مطابق" یعنی اللہ تعالیٰ رحیم ہے۔ بحیثیت خالق اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر جو ذمہ داریاں ڈالی ہیں وہ اسکی طاقت کے مطابق ہے - ہر ایک کی قدرت اور وسعت مختلف ہے۔ ہر انسان قوت، علم، عقل، عمل، صحت، جوانی سب اعتبار سے مختلف ہے اور اللہ تعالیٰ انسانوں کا معاملہ اسکی وسعت کے مطابق کرتے ہیں - یہ آیت ایمان والے کے دل کو اطمینان سے بھر دیتی ہے اور اگر انسان کمزور پڑنے لگتا ہے تو یہ سوچ لیتا ہے کہ کمزوری میری سوچ ہی ہے - ورنہ اللہ نے یہ ذمہ داری میری وسعت کے مطابق ہی دی ہے۔

سوال: "لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "اسکے لیے ہے جو اس نے کمائی کی اور اسکے ذمہ ہے جو اس نے کمایا" یعنی ہر شخص اپنے کیے کا ذمہ دار ہے - ہر شخص کو وہی ملے گا جو اس نے کمایا ہے۔ سزا صرف اس جرم کی ملے گی جو کسی نے خود کیا ہوگا۔

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر 8 (آیت نمبر 284-286)

سوال: غلطی ہو جانے کے بعد مومن کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟

جواب: غلطی ہو جانے کے بعد مومن کو چاہیے کہ وہ فوراً اپنے رب سے معافی مانگ لے اور اس غلطی پر اصرار نہ کرے۔ اگر جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی نہ کرے تو معافی کی گنجائش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ کر کے اسی کی طرف رجوع کرنا معافی کی شرائط میں سے ہے۔

سوال: پہلی امتوں پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے کیا بوجھ ڈالے گئے تھے؟

جواب: بعض امتوں پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے مختلف سزائیں مسلط کر دی گئیں۔ بنی اسرائیل پر بعض انعام کی پاکیزہ غذائیں حرام کر دی گئیں۔ یہود پر ناخن والے جانور تک حرام کیے گئے۔ بکری و بھیڑ کی چربی حرام کر دی گئیں۔ بچھڑا پوجنے کی سزا میں انہیں ایک دوسرے سے قتل کرایا گیا۔

سوال: یہ دعا کس چیز کا اظہار کرتی ہے؟

جواب: یہ اہلِ ایمان اور رب سے تعلق کی عکاسی کرتا ہے۔ ایسی دعا کرنے سے انسان کا تعلق رب سے جڑ کے باقی ہر ایک سے کٹ جاتا ہے۔ انسان خود کو اللہ کے حوالے کر دیتا ہے اور خود کو اللہ کی رحمت کا محتاج سمجھتا ہے اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہے۔